ماہنامہ

بہترین استاد
بہترین تعلم

etaleem

ای تعلیم

سیکھیے، سکھائیے

June 2026

چھٹیاں اور گھر کا تعلیمی ماحول

بچوں کے لیے حفظانِ صحت

موثر سمر کیمپ

شمارہ نمبر16

چھٹیاں اور گھر کا تعلیمی ماحول	05
چھٹیوں کا روزانہ معمول	11
چھٹیوں میں بچوں کی دینی تربیت	15
موثر سمر کیمپ	19
تعلیمی کھیل: سیکھنے کا دلچسپ طریقہ	23
بچوں کے لیے حفظانِ صحت	27
محفل کے آداب	31
پڑھتا بلوچستان	32
جن کے دم سے کارواں آباد رہتے ہیں	35
جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود	37

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، شہباز امتیاز

ریسرچ ٹیم:

1۔ارسلان شاکر 2۔اصغر حمید

3۔محمد سلیمان 4۔یاسر نواز

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شمارہ: 200روپے

سالانہ سبسکرپشن: 2400روپے

E-5 ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

قرآن وحدیث

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ
شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا
أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ
تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! انصاف کے علمبردار اور اللہ کے لیے گواہ بن کر کھڑے ہو جاؤ، خواہ وہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف۔ معاملہ خواہ کسی مالدار کا ہو یا کسی غریب کا، اللہ ان دونوں کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے۔ لہٰذا اپنی خواہشِ نفس کی پیروی میں انصاف سے نہ ہٹ جاؤ۔ اور اگر تم نے بات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا یا سچائی سے پہلو تہی کی تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔(آیت 135 سورہ نساء)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو کوئی اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جس شخص کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

(صحیح بخاری 6475)

گرمی کی چھٹیوں میں استاد کا کردار

گرمیوں کی چھٹیاں عام طور پر آرام اور تفریح کا وقت سمجھی جاتی ہیں، لیکن یہ وقت طلبہ کی علمی اور ذاتی نشوونما کے لیے بھی ایک قیمتی موقع ہوتا ہے۔ ایک فعال اور سوچ بچار رکھنے والا استاد چھٹیوں کے دوران بھی طلبہ کی تعلیمی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ درست حکمتِ عملیوں کے ساتھ، گرمیوں کا موسم بامقصد تعلیم اور خود آگاہی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

استاد طلبہ کو ایک **ذاتی نوعیت کا سمر لرننگ پلان** فراہم کر سکتا ہے جو ان کی دلچسپیوں اور تعلیمی ضروریات کے مطابق ہو۔ اس میں کتابوں کی فہرست، آن لائن کورسز یا منصوبہ جات شامل ہو سکتے ہیں جو تعلیمی سال کے مواد سے جُڑے ہوں۔ اساتذہ اگر طلبہ کو مختلف موضوعات میں سے انتخاب کا اختیار دیں تو وہ ان میں تجسس اور خود مختار سیکھنے کا جذبہ بیدار کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ استاد طلبہ کو **مہارت پر مبنی منصوبے** کرنے کی ترغیب دے سکتا ہے۔ مثلاً ایک کہانی لکھنا، گھر پر سادہ سائنسی تجربہ کرنا، بلاگ بنانا یا کوئی ایپ تیار کرنا۔ ایسے منصوبے طلبہ کو تخلیقی انداز میں علم کا اطلاق سکھاتے ہیں اور عملی صلاحیتیں بھی نکھارتے ہیں۔

اساتذہ **آن لائن کلبز یا مباحثہ گروپ** بھی تشکیل دے سکتے ہیں، جہاں طلبہ ہفتہ وار ملاقات کر کے کتابوں پر گفتگو کریں، اپنے منصوبوں پر تبادلہ خیال کریں، یا گروپ سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ اس سے نہ صرف تعلیمی مشغولیت برقرار رہتی ہے بلکہ سماجی روابط اور ٹیم ورک کی تربیت بھی ملتی ہے۔

اساتذہ طلبہ کو **مفید ڈیجیٹل ذرائع** سے بھی روشناس کر سکتے ہیں، جیسے تعلیمی ویب سائٹس، یوٹیوب چینلز، یا پوڈکاسٹس، اور انہیں یہ سکھا سکتے ہیں کہ ٹیکنالوجی کا استعمال علم حاصل کرنے کے لیے کیسے کیا جا سکتا ہے۔ اگر طلبہ گرمیوں کے لیے تعلیمی اہداف مقرر کریں اور ان پر نظر رکھیں، تو ان کی خود اعتمادی اور خود نظم و ضبط بھی بہتر ہوتا ہے۔

اساتذہ اگر والدین کے ساتھ **رابطے میں رہیں** تو بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ وہ والدین کو آسان تجاویز اور وسائل فراہم کر سکتے ہیں تاکہ گھر کا ماحول بھی علم، جستجو اور سیکھنے کو فروغ دے۔

نتیجتاً، استاد کا اثر صرف تعلیمی سال تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ اگر استاد رہنمائی فراہم کرے تو وہ طلبہ کو گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران بھی سیکھنے، نئی مہارتیں حاصل کرنے اور علم دوست بننے کی تحریک دے سکتا ہے۔

مالک خان
سیال

چھٹیاں اور گھر کا تعلیمی ماحول

والدین اور طلبہ کے لیے جامع، مدلل اور رہنمائی پر مبنی تفصیلی مضمون

گرما کی چھٹیاں بچوں کے لیے صرف آرام، کھیل کود اور تفریح کا وقت نہیں ہوتیں، بلکہ یہ دن ان کی شخصیت، عادات، تعلیمی کمزوریوں اور عملی صلاحیتوں کو سنوارنے کا بہترین موقع بھی ہوتے ہیں۔ عام طور پر والدین یہ سمجھتے ہیں کہ تعلیم صرف سکول، کتاب، کاپی اور ہوم ورک تک محدود ہے، حالانکہ بچے کی اصل تربیت کا بڑا حصہ گھر کے ماحول سے بنتا ہے۔ اگر گھر میں وقت کی قدر، مطالعے کا شوق، گفتگو کا سلیقہ، سوال پوچھنے کی آزادی، صفائی، عبادت، ذمہ داری اور مثبت مصروفیات موجود ہوں تو بچہ چھٹیوں میں بھی بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔

گھر کو تعلیمی ماحول بنانے کا مطلب یہ نہیں کہ گھر کو سکول بنا دیا جائے، ہر وقت بچے کو کتاب کے سامنے بٹھایا جائے یا چھٹیوں کو سزا بنا دیا جائے۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ گھر میں ایسا ماحول پیدا کیا جائے جہاں بچہ خوشی سے سیکھے، اپنی صلاحیتوں کو آزمائے، اچھی عادتیں اپنائے، والدین سے رہنمائی لے اور آہستہ آہستہ خود ذمہ دار بنے۔ گرما کی چھٹیوں میں والدین اگر تھوڑی سی منصوبہ بندی کر لیں تو یہی چھٹیاں بچے کی تعلیمی ترقی، اخلاقی تربیت اور شخصیت سازی کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔

گھر کا ماحول بچے کی تعلیم پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے؟

بچہ صرف استاد سے نہیں سیکھتا، وہ گھر کے ہر فرد، ہر گفتگو، ہر معمول اور ہر رویے سے سیکھتا ہے۔ اگر گھر میں بڑوں کی گفتگو مثبت ہو، کتابوں کی قدر ہو، وقت کا استعمال بہتر ہو، موبائل کا استعمال محدود ہو، نماز اور قرآن کا اہتمام ہو، صفائی کا خیال رکھا جائے اور بچے کی حوصلہ افزائی کی جائے تو یہ سب چیزیں بچے کی سوچ اور کردار پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔

اس کے برعکس اگر گھر میں ہر وقت موبائل، ٹی وی، شور، بے ترتیبی، ڈانٹ ڈپٹ، بے مقصد وقت گزاری اور پڑھائی سے بے توجہی ہو تو بچہ بھی اسی ماحول کو معمول سمجھنے لگتا ہے۔ ایسے بچے میں نہ صرف پڑھائی سے دلچسپی کم ہوتی ہے بلکہ اس کی توجہ، نظم و ضبط، خود اعتمادی اور سیکھنے کی عادت بھی متاثر ہوتی ہے۔ والدین کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ تعلیمی ماحول صرف مہنگے فرنیچر، خوب صورت کمرے یا زیادہ کتابوں سے نہیں بنتا۔ اصل تعلیمی ماحول محبت، توجہ، مستقل مزاجی، نظم و ضبط، مثبت گفتگو اور عملی سرگرمیوں سے بنتا ہے۔

عملی سرگرمی

والدین بچے کے ساتھ مل کر اس جگہ کو سجائیں۔ بچہ خود اپنی کتابیں ترتیب سے رکھے، اپنا نام لکھ کر ایک چھوٹا سا کارڈ لگائے، ایک خوب صورت جملہ لکھے، مثلاً:

میں روزانہ کچھ نیا سیکھوں گا۔ میری کوشش میری کامیابی ہے۔ وقت قیمتی ہے، میں اسے ضائع نہیں کروں گا۔

گھر میں مطالعے کے لیے ایک مخصوص جگہ بنائیں

بچے کے لیے گھر میں ایک چھوٹی سی جگہ مقرر کر دی جائے جہاں وہ روزانہ بیٹھ کر پڑھ سکے، لکھ سکے، ڈرائنگ کر سکے یا اپنا چھٹیوں کا کام مکمل کر سکے۔ یہ جگہ لازمی طور پر الگ کمرہ نہیں ہونی چاہیے۔ گھر کے کسی کونے، میز، دری، چٹائی یا چھوٹے شیلف کو بھی تعلیمی گوشہ بنایا جا سکتا ہے۔

اس جگہ پر غیر ضروری چیزیں نہ رکھی جائیں۔ کتابیں، کاپیاں، پنسل، رنگ، شارپنر، ربڑ، پانی کی بوتل اور روزانہ کے کام کی فہرست موجود ہو۔ بچے کو بتایا جائے کہ یہ اس کا ”سیکھنے کا گوشہ“ ہے، جہاں وہ آرام سے بیٹھ کر اپنا کام کرے گا۔

روزانہ کا آسان اور قابلِ عمل معمول بنائیں

گرما کی چھٹیوں میں سب سے بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ بچوں کا معمول بگڑ جاتا ہے۔ سونے، جاگنے، کھانے، کھیلنے اور پڑھنے کا وقت مقرر نہیں رہتا۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچہ سستی، بے ترتیبی اور وقت کے ضیاع کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ بچے کے لیے ایک نرم مگر واضح روزانہ معمول بنائیں۔ یہ معمول بہت سخت نہ ہو۔ بچے کو کھیل، آرام، رشتہ داروں سے ملاقات، گھر کے کام، عبادت اور تفریح کا وقت بھی ملنا چاہیے۔ لیکن پڑھائی، تلاوت، دہرائی اور تخلیقی سرگرمی کے لیے بھی روزانہ وقت مقرر ہونا ضروری ہے۔

ایک نمونہ روزانہ معمول

صبح اٹھنا، منہ ہاتھ دھونا، نماز یا دعا کا اہتمام کرنا، ہلکا ناشتہ کرنا، 30 سے 45 منٹ پڑھائی کرنا، پھر کچھ دیر آرام یا کھیل، دوپہر میں تخلیقی سرگرمی، شام کو جسمانی کھیل، رات کو مختصر دہرائی یا کہانی پڑھنا۔ بچے کو یہ احساس نہ ہو کہ چھٹیاں صرف ہوم ورک کے لیے ہیں۔ اسے یہ محسوس ہونا چاہیے کہ چھٹیاں سیکھنے، کھیلنے، بہتر بننے اور اچھا انسان بننے کا خوبصورت موقع ہیں۔

موبائل اور سکرین ٹائم کو محدود کریں

آج کے دور میں بچوں کی تعلیم کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ بے قابو موبائل اور سکرین کا استعمال ہے۔ گرما کی چھٹیوں میں جب بچوں کے پاس زیادہ وقت ہوتا ہے تو وہ موبائل، ویڈیوز، گیمز اور بے مقصد سکرولنگ میں بہت وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ اس سے ان کی نظر، توجہ، زبان، نیند، مزاج اور پڑھائی سب متاثر ہوتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ موبائل مکمل طور پر بند کرنے کے بجائے اس کا وقت مقرر کریں۔ بچے کو سمجھائیں کہ موبائل ایک ذریعہ ہے، زندگی کا مقصد نہیں۔ تعلیمی ویڈیوز، سبق آموز کہانیاں یا محدود تفریحی مواد والدین کی نگرانی میں دکھایا جا سکتا ہے، مگر بے لگام استعمال نقصان دہ ہے۔

گھر میں ”سکرین ٹائم چارٹ“ بنائیں۔ اس میں روزانہ لکھا جائے کہ بچے نے موبائل کتنی دیر استعمال کیا، کس مقصد کے لیے استعمال کیا اور اس کے بدلے کون سی مفید سرگرمی کی۔ مثال کے طور پر:

20 منٹ تعلیمی ویڈیو	15 منٹ کارٹون	30 منٹ کتاب کا مطالعہ	20 منٹ لکھائی کی مشق	30 منٹ کھیل

کتاب کو گھر کا حصہ بنائیں

گھر میں کتاب موجود ہونا اور کتاب کا استعمال ہونا دو الگ باتیں ہیں۔ بہت سے گھروں میں کتابیں تو ہوتی ہیں مگر بچے انہیں کھولتے نہیں۔ والدین کو چاہیے کہ چھٹیوں میں بچے کے لیے عمر کے مطابق آسان، دلچسپ اور سبق آموز کتابیں فراہم کریں۔ کہانیاں، اسلامی واقعات، سائنس کی آسان کتابیں، معلوماتی رسائل، بچوں کے رسالے اور تصویری کتابیں بہت مفید ہو سکتی ہیں۔

بچے کو روزانہ کم از کم 10 سے 20 منٹ مطالعے کی عادت ڈالی جائے۔ ابتدا میں بچہ بلند آواز سے پڑھے، والدین سنیں، غلطی پر فوراً ڈانٹنے کے بجائے نرمی سے اصلاح کریں۔ اگر بچہ چھوٹا ہے تو والدین خود اسے کہانی سنائیں۔

"آج کی کہانی" کے نام سے ایک سرگرمی شروع کریں۔ بچہ روزانہ ایک چھوٹی کہانی پڑھے یا سنے اور پھر تین باتیں بتائے: یہ سرگرمی بچے کی زبان، سمجھ، اعتماد اور اخلاقی تربیت چاروں کو بہتر بناتی ہے۔

کہانی میں کون تھا؟ | اس سے کیا سبق ملا؟ | میں اپنی زندگی میں اس سبق کو کیسے اپناؤں گا؟

لکھنے کی عادت پیدا کریں

بہت سے بچے پڑھ تو لیتے ہیں مگر لکھنے میں کمزور ہوتے ہیں۔ گرما کی چھٹیاں لکھائی بہتر کرنے کا بہترین موقع ہیں۔ بچے کو روزانہ تھوڑا لکھوایا جائے۔ ابتدا میں خوب صورت لکھائی، الفاظ، جملے، چھوٹا پیرا گراف، پھر چھوٹی ڈائری یا مضمون لکھنے کی مشق کروائی جائے۔

لکھائی کی مشق کو سزا نہ بنایا جائے۔ بچے کو رنگین پنسل، صاف کاپی، اچھے جملے اور دلچسپ موضوعات دیے جائیں تاکہ وہ خوشی سے لکھے۔

بچے کو روزانہ ان میں سے کوئی ایک کام دیا جا سکتا ہے یہ سرگرمی بچے کی تحریری صلاحیت، سوچنے کی قوت اور اظہارِ خیال کو بہتر بناتی ہے۔:

آج میں نے کیا سیکھا ؟

آج میں نے کس کی مدد کی ؟

میری چھٹیوں کا بہترین دن

میرا پسندیدہ کھیل

میرا پسندیدہ کتاب

میں بڑا ہو کر کیا بننا چاہتا ہوں ؟

میں اپنے والدین کا شکر گزار کیوں ہوں ؟

گھر کے کاموں کو تربیت کا ذریعہ بنائیں

تعلیم صرف کتابی معلومات کا نام نہیں، بلکہ زندگی گزارنے کی صلاحیت بھی تعلیم کا حصہ ہے۔ بچوں کو چھٹیوں میں گھر کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں شریک کیا جائے۔ اپنا بستر درست کرنا، کتابیں ترتیب دینا، پانی بھرنا، پودوں کو پانی دینا، دسترخوان لگانا، کھلونے سمیٹنا، کمرہ صاف رکھنا، چھوٹے بہن بھائی کی مدد کرنا، یہ سب کام بچے کو ذمہ دار بناتے ہیں۔

والدین کو چاہیے کہ بچے کو کام دیتے وقت یہ نہ کہیں کہ ''تم سے کچھ نہیں ہوتا'' بلکہ کہیں: ''آپ کوشش کریں، آہستہ آہستہ بہتر ہو جائیں گے۔'' اس سے بچے میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

عملی سرگرمی

"میری روزانہ ذمہ داری" کے نام سے ایک چارٹ بنائیں۔ ہر بچے کو عمر کے مطابق دو یا تین ذمہ داریاں دی جائیں۔ جب بچہ کام مکمل کرے تو اس کے سامنے نشان لگا دیا جائے۔ ہفتے کے آخر میں اس کی تعریف کی جائے۔ یہ چھوٹے کام بچے کی شخصیت میں نظم، اعتماد اور خدمت کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً:

اپنی کتابیں ترتیب دینا

پانی کی بوتل بھرنا

پودوں کو پانی دینا

اپنا بیگ یا کاپی سیٹ کرنا

کھانے کے بعد پلیٹ مناسب جگہ رکھنا

سوال پوچھنے کی آزادی دیں

تعلیمی ماحول کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ بچے کو سوال پوچھنے کی اجازت ہو۔ اگر بچہ سوال کرے اور والدین اسے ڈانٹ دیں، مذاق اڑائیں یا خاموش کرا دیں تو وہ آہستہ آہستہ سوال کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ سوال کرنا ذہانت، غور و فکر اور سیکھنے کی علامت ہے۔

والدین کو چاہیے کہ بچے کے سوالات کو اہمیت دیں۔ اگر جواب معلوم نہ ہو تو یہ کہنا غلط نہیں کہ ''مجھے ابھی مکمل معلوم نہیں، ہم مل کر دیکھتے ہیں۔'' اس سے بچہ سیکھتا ہے کہ علم حاصل کرنا ایک مسلسل عمل ہے۔

عملی سرگرمی

روزانہ یا ہفتے میں تین دن ''سوال کا وقت'' مقرر کریں۔ بچے سے کہیں کہ آج وہ کوئی بھی تین سوال پوچھ سکتا ہے۔ سوال دینی، سائنسی، اخلاقی، گھریلو یا تعلیمی ہو سکتا ہے۔ پھر اس پر مختصر گفتگو کریں۔ یہ سرگرمی بچے کی سوچ، اعتماد اور گفتگو کی صلاحیت کو بڑھاتی ہے۔ مثلاً:

آسمان نیلا کیوں نظر آتا ہے؟ نماز کیوں ضروری ہے؟ درخت ہمیں کیا فائدہ دیتے ہیں؟ وقت ضائع کرنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

دینی تربیت کو روزمرہ معمول کا حصہ بنائیں

گرما کی چھٹیوں میں دینی تربیت کے لیے بھی بہترین موقع ہوتا ہے۔ بچے کو نماز، تلاوت، دعائیں، سلام، شکر، معذرت، والدین کا ادب، بڑوں کا احترام، صفائی، سچائی اور خدمت جیسے اعمال کی عملی مشق کروائی جائے۔ دینی تربیت صرف نصیحت سے نہیں بلکہ گھر کے ماحول سے آتی ہے۔

اگر گھر میں والدین خود نماز کا اہتمام کرتے ہیں، نرم گفتگو کرتے ہیں، جھوٹ سے بچتے ہیں، غیبت نہیں کرتے، کھانے پینے کے آداب کا خیال رکھتے ہیں تو بچہ خاموشی سے یہ سب سیکھتا ہے۔

عملی سرگرمی

"نیکیوں کا چارٹ" بنائیں۔ اس میں بچے کے لیے آسان نیک اعمال لکھیں۔ ہفتے کے آخر میں بچے سے پوچھیں کہ اسے کون سا نیک عمل سب سے اچھا لگا اور کیوں۔

تعلیمی کمزوریوں کی پہچان اور اصلاح

چھٹیاں صرف نیا کام کروانے کے لیے نہیں ہوتیں، بلکہ پچھلی کمزوریوں کو دور کرنے کا موقع بھی ہوتی ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ بچے کی کاپیاں دیکھیں، استاد سے رابطہ کریں، بچے سے پڑھوا کر سنیں، چند آسان سوالات کریں اور معلوم کریں کہ وہ کس مضمون میں کمزور ہے۔

اگر بچہ اردو پڑھنے میں کمزور ہے تو روزانہ پڑھنے کی مشق کروائیں۔ اگر لکھائی کمزور ہے تو روزانہ چند لائنیں لکھوائیں۔ اگر ریاضی میں کمزوری ہے تو جدول، جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کی بنیادی مشق کروائیں۔ اگر انگریزی میں مشکل ہے تو روزانہ چند الفاظ، آسان جملے اور بلند آواز سے پڑھنے کی مشق کروائیں۔

عملی سرگرمی

"تین کمزوریاں، تین حل" کے نام سے ایک صفحہ بنائیں۔ بچے سے محبت کے ساتھ بات کریں اور لکھیں: مجھے کس چیز میں مشکل ہے؟ میں اسے بہتر کرنے کے لیے روزانہ کیا کروں گا؟ والدین میری کیا مدد کریں گے؟ مثلاً:

کھیل، مشاہدہ اور تخلیقی سرگرمیاں شامل کریں

بچہ صرف کتاب سے نہیں سیکھتا۔ وہ کھیل، مشاہدہ، تجربہ، سوال، گفتگو اور تخلیق سے بھی سیکھتا ہے۔ گرما کی چھٹیوں میں بچوں کو ایسی سرگرمیاں دی جائیں جو ان کی ذہنی، جسمانی اور تخلیقی صلاحیتوں کو بہتر بنائیں۔

مثلاً پودا لگانا، پانی دینا، موسم کا مشاہدہ کرنا، پرندوں کو دیکھنا، گھر کی چیزوں کی گنتی کرنا، رنگوں کی پہچان، نقشہ بنانا، کہانی بنانا، ڈرائنگ کرنا، کاغذ سے چیزیں بنانا، آسان سائنسی تجربات کرنا، یہ سب سرگرمیاں تعلیم کا حصہ ہیں۔

بچہ گھر میں موجود دس چیزوں کے نام لکھے اور ان کا استعمال بتائے۔ یہ سرگرمیاں بچوں کو مشاہدہ، ترتیب، سوچ، زبان، حساب اور اظہار سکھاتی ہیں۔

گھر کی دس چیزیں اور ان کا استعمال

پودا لگاؤ اور تبدیلی نوٹ کرو

گھر کا سادہ نقشہ بناؤ

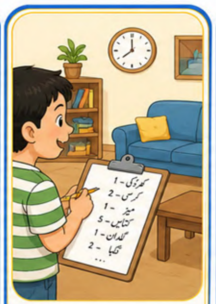
کمرے کی چیزیں گن کر فہرست بناؤ

کہانی سنو اور تصویر بناؤ

ہفتہ بھر موسم کا مشاہدہ لکھو

صحت مند اور غیر صحت مند غذا کی فہرست

والدین کا رویہ سب سے اہم ہے

بچے کی تعلیمی بہتری میں والدین کا رویہ فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے۔ اگر والدین ہر وقت بچے کو کمزور، سست، نالائق یا لاپروا کہہ کر پکارتے رہیں تو بچہ واقعی خود کو کمزور سمجھنے لگتا ہے۔ اس کے برعکس اگر والدین اس کی کوشش کو سراہیں، غلطی پر نرمی سے اصلاح کریں، چھوٹی کامیابی پر خوشی ظاہر کریں اور مسلسل حوصلہ دیں تو بچہ آہستہ آہستہ بہتر ہونے لگتا ہے۔

محمد سلیمان

چھٹیوں کا روزانہ معمول

گرما کی چھٹیاں بچوں کی زندگی میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ وہ سنہری وقت ہوتا ہے جب بچے تعلیمی مصروفیات سے کچھ دیر کے لیے فارغ ہو کر ذہنی سکون اور خوشی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اگر اس وقت کو بغیر کسی منصوبہ بندی کے گزارا جائے تو یہ قیمتی ایام ضائع بھی ہو سکتے ہیں۔ ایک منظم اور متوازن روزانہ کا معمول بچوں کی زندگی میں نظم وضبط پیدا کرتا ہے اور انہیں مستقبل کے لیے تیار کرتا ہے۔ اس آرٹیکل میں ہم تفصیل سے جانیں گے کہ بچوں کو گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنا دن کیسے گزارنا چاہیے تاکہ وہ صحت مند، باصلاحیت اور ذمہ دار شہری بن سکیں۔

صبح کا آغاز: نظم وضبط کی بنیاد

بچوں کے دن کا آغاز صبح سویرے ہونا چاہیے۔ جلدی اٹھنا نہ صرف جسمانی صحت کے لیے مفید ہے بلکہ یہ عادت انسان کی پوری زندگی پر مثبت اثر ڈالتی ہے۔ صبح کا وقت سکون، تازگی اور توانائی سے بھرپور ہوتا ہے، اس لیے اس وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

بیدار ہونے کے بعد بچوں کو درج ذیل معمول اپنانا چاہیے:

- دانت صاف کرنا اور نہانا
- صاف ستھرے کپڑے پہننا
- ہلکی ورزش یا چہل قدمی کرنا
- فجر کی نماز ادا کرنا

یہ عادات بچوں میں صفائی، نظم وضبط اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہیں، جو ان کی شخصیت کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

صحت بخش ناشتہ: توانائی کا ذریعہ

ناشتہ دن کا سب سے اہم کھانا ہوتا ہے۔ ایک صحت مند ناشتہ بچوں کو پورے دن کے لیے توانائی فراہم کرتا ہے۔ گرمیوں کے موسم میں خاص طور پر ایسی غذا کا انتخاب ضروری ہے جو جسم کو ٹھنڈک اور طاقت فراہم کرے۔

بچوں کے ناشتے میں شامل ہونا چاہیے:

- دودھ یا دہی
- انڈے
- تازہ پھل (مثلاً آم، سیب، کیلا)
- دلیہ یا روٹی

متوازن غذا بچوں کی جسمانی نشوونما کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی کارکردگی کو بھی بہتر بناتی ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں: علم کا تسلسل

اگرچہ گرما کی چھٹیاں آرام کے لیے ہوتی ہیں، لیکن تعلیم کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ روزانہ کم از کم 1 سے 2 گھنٹے مطالعہ کے لیے مختص کرنا بہت ضروری ہے۔

بچوں کو چاہیے کہ:

- پچھلے اسباق کا اعادہ کریں
- اگلی جماعت کی تیاری کریں
- کہانیاں اور معلوماتی کتابیں پڑھیں
- لکھائی اور املا کی مشق کریں

اس سے نہ صرف ان کا وقت مفید گزرتا ہے بلکہ ان کی علمی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور اس میں والدین اپنے بچوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

تخلیقی سرگرمیاں: صلاحیتوں کی نشوونما

گرمیوں کی چھٹیاں بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا بہترین موقع ہوتی ہیں۔ بچوں کو مختلف سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دینی چاہیے تاکہ وہ اپنی دلچسپیوں کو دریافت کر سکیں۔

اہم تخلیقی سرگرمیاں:

- ڈرائنگ اور پینٹنگ
- کہانی لکھنا
- ہنر سیکھنا (جیسے سلائی، دستکاری)
- تعلیمی ویڈیوز دیکھنا

یہ سرگرمیاں بچوں کے ذہن کو وسعت دیتی ہیں اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہیں۔

دوپہر کا آرام: جسمانی سکون

گرمیوں میں دوپہر کا وقت بہت گرم ہوتا ہے، اس لیے اس وقت آرام کرنا ضروری ہے۔ قیلولہ (دوپہر کی نیند) جسم اور دماغ کو تازگی فراہم کرتا ہے۔

دوپہر کے معمول میں شامل ہونا چاہیے:

- ہلکا کھانا
- آرام یا نیند
- پرسکون ماحول

یہ عادت بچوں کی صحت کو بہتر بناتی ہے اور انہیں شام کے لیے تیار کرتی ہے۔

شام کی سرگرمیاں: کھیل اور تفریح

شام کا وقت بچوں کے لیے کھیل کود کا بہترین وقت ہوتا ہے۔ کھلی فضا میں کھیلنا نہ صرف جسمانی صحت کے لیے مفید ہے بلکہ ذہنی دباؤ کو بھی کم کرتا ہے۔

مفید کھیل:

- کرکٹ
- فٹبال
- سائیکل چلانا
- رسی کودنا

کھیلوں سے بچوں میں ٹیم ورک، برداشت اور نظم و ضبط جیسی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

گھریلو ذمہ داریاں: کردار سازی

بچوں کو گھریلو کاموں میں شامل کرنا ان کی تربیت کے لیے ضروری ہے۔ اس سے ان میں ذمہ داری اور خود انحصاری پیدا ہوتی ہے۔

مثالیں:

- اپنا کمرہ صاف کرنا
- کتابیں ترتیب دینا
- والدین کی مدد کرنا

یہ عادات بچوں کو ایک ذمہ دار انسان بننے میں مدد دیتی ہیں۔

رات کا معمول: سکون اور تیاری

رات کے وقت بچوں کو اپنے دن کا اختتام ایک مثبت انداز میں کرنا چاہیے۔

رات کے معمول میں شامل ہونا چاہیے:

- خاندان کے ساتھ کھانا
- دن کے بارے میں گفتگو
- ہلکا مطالعہ
- دعا اور ذکر
- وقت پر سونا

مناسب نیند بچوں کی صحت اور ذہنی نشوونما کے لیے نہایت ضروری ہے۔

والدین اور اساتذہ کا کردار

بچوں کے معمول کو بہتر بنانے میں والدین اور اساتذہ کا کردار نہایت اہم ہے۔ انہیں چاہیے کہ:

- بچوں کی رہنمائی کریں
- ان کے لیے متوازن شیڈول بنائیں
- ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں
- حوصلہ افزائی کریں

مثبت رہنمائی بچوں کو درست راستے پر گامزن رکھتی ہے۔

گرما کی چھٹیاں بچوں کے لیے ایک نہایت قیمتی اور سنہری موقع ہوتی ہیں جسے ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ایام بچوں کو نہ صرف ذہنی سکون اور خوشی فراہم کرتے ہیں بلکہ ان کی شخصیت کو سنوارنے اور نئی صلاحیتیں سیکھنے کا بہترین ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ ایک منظم، متوازن اور مثبت روزانہ کا معمول بچوں کی زندگی میں نظم و ضبط، وقت کی پابندی، خود اعتمادی اور کامیابی کی مضبوط بنیاد قائم کرتا ہے۔ اگر بچے اپنی چھٹیوں کو صحیح منصوبہ بندی کے ساتھ گزاریں تو وہ صرف تفریح ہی حاصل نہیں کرتے بلکہ اپنی تعلیمی، جسمانی اور اخلاقی صلاحیتوں کو بھی مزید نکھارتے ہیں۔ مطالعہ، کھیل کود، تخلیقی سرگرمیاں اور والدین کے ساتھ وقت گزارنا ان کی شخصیت پر نہایت اچھے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس لیے والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی درست رہنمائی کریں تاکہ وہ اپنی گرمیوں کی چھٹیوں کو مفید، بامقصد اور یادگار بنا سکیں اور مستقبل میں ایک کامیاب اور باکردار انسان بن کر ابھریں۔

اصغر حمید

چھٹیوں میں بچوں کی دینی تربیت

والدین اور بچوں کے لیے رہنمائی

آسان، قابل عمل اور سرگرمیوں پر مشتمل دلچسپ تحریر

گرمی کی چھٹیاں بچوں کے لیے خوشی، آرام، کھیل اور تفریح کا زمانہ ہوتی ہیں، لیکن یہی وقت ان کی دینی، اخلاقی اور شخصی تربیت کے لیے بھی بہت قیمتی موقع بن سکتا ہے۔ عام دنوں میں سکول، ہوم ورک اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے والدین کو بچوں کے ساتھ مستقل تربیتی وقت کم ملتا ہے، مگر چھٹیوں میں گھر کا ماحول، روزمرہ معمولات اور والدین کی تھوڑی سی منصوبہ بندی بچوں کی زندگی پر گہرا اثر ڈال سکتی ہے۔

دینی تربیت کا مطلب صرف یہ نہیں کہ بچے نماز پڑھیں، قرآن ناظرہ کریں یا چند دعائیں یاد کر لیں، بلکہ دینی تربیت کا اصل مقصد یہ ہے کہ بچے اللہ تعالیٰ سے محبت کریں، رسول اللہ ﷺ کی سنت کو پسند کریں، سچ بولیں، بڑوں کا احترام کریں، چھوٹوں سے شفقت کریں، صفائی کا خیال رکھیں، خدمتِ خلق کریں اور اپنی روزمرہ زندگی میں اچھے مسلمان اور ذمہ دار انسان بننے کی کوشش کریں۔

اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کو صرف نصیحت نہ کی جائے بلکہ انہیں ایسی دلچسپ سرگرمیوں میں شامل کیا جائے جن کے ذریعے وہ دین کو محسوس بھی کریں، سمجھیں بھی اور اپنی زندگی میں اپنائیں بھی۔

گھر کو دینی تربیت کا مرکز بنائیں

بچوں کی سب سے پہلی درس گاہ گھر ہے۔ اگر گھر میں نماز، قرآن، دعا، ادب، سچائی، صفائی اور محبت کا ماحول ہو گا تو بچے خاموشی سے یہ سب سیکھتے رہیں گے۔ والدین کی اپنی عادتیں بچوں کے لیے سب سے بڑی کتاب ہوتی ہیں۔ اگر والدین نماز کا اہتمام کریں، نرم لہجے میں بات کریں، غصے پر قابو رکھیں، بڑوں کا ادب کریں اور گھر میں اللہ کا ذکر عام ہو تو بچے خود بخود اس رنگ میں ڈھلنے لگتے ہیں۔ چھٹیوں میں گھر کے اندر ایک مختصر سا "دینی معمول" بنایا جا سکتا ہے۔ اس معمول کو سخت ڈیوٹی نہ بنایا جائے بلکہ خوشی، محبت اور حوصلہ افزائی کے ساتھ اپنایا جائے۔

روزانہ چند منٹ قرآنِ مجید، دعا یا سیرت کے لیے رکھیں، بچوں کی اچھی کوشش پر شاباش اور حوصلہ افزائی کریں، یوں چھٹیاں ایمان، کردار اور اچھی عادات سنوارنے کا بہترین ذریعہ بن جائیں گی۔

عملی سرگرمیاں

- گھر میں ایک خوب صورت ''نماز چارٹ'' لگائیں، بچے ہر نماز کے بعد ستارہ یا ٹک لگائیں۔
- ہفتے کے آخر میں بچے کو شاباش، دعا یا چھوٹا سا تحفہ دیں۔
- گھر کے کسی کونے کو ''قرآن و دعا کارنر'' بنا دیں جہاں قرآن مجید، دعاؤں کی کتاب اور بچوں کی اسلامی کہانیاں رکھی جائیں۔
- روزانہ ایک وقت مقرر کریں جب سب گھر والے دو سے پانچ منٹ اجتماعی دعا کریں۔
- بچے سے کہیں کہ آج کی دعا وہ کروائے، اس سے اس کا اعتماد بڑھے گا۔

قرآن سے محبت پیدا کریں

بچوں کو قرآن سے جوڑنا دینی تربیت کی بنیاد ہے۔ چھٹیوں میں بچوں کو صرف تلاوت تک محدود نہ رکھیں بلکہ ان کے مزاج کے مطابق قرآن کا آسان مفہوم بھی سمجھائیں۔ چھوٹے بچوں کو چھوٹی سورتوں کا مطلب کہانی کے انداز میں بتایا جا سکتا ہے، جبکہ بڑے بچوں کو روزانہ چند آیات کا ترجمہ اور مختصر پیغام سمجھایا جا سکتا ہے۔

یہ کام بہت لمبا نہ ہو۔ روزانہ صرف دس منٹ بھی کافی ہیں، بشرطیکہ اس میں محبت، نرمی اور دلچسپی ہو

عملی سرگرمیاں

- روزانہ ایک آیت منتخب کریں اور بچے سے پوچھیں: "اس آیت سے ہمیں کیا سیکھنا چاہیے؟"
- "آج کی آیت، آج کا عمل" کے نام سے ایک چھوٹا چارٹ بنائیں۔
- مثال کے طور پر اگر آیت میں سچائی کا پیغام ہے تو آج پورا دن سچ بولنے کی مشق کروائی جائے۔
- بچے کو کہیں کہ وہ قرآن کی کسی چھوٹی سورت کا مطلب اپنے الفاظ میں سنائے۔
- ہفتے میں ایک دن "قرآن کہانی نشست" رکھیں، جس میں قرآن مجید میں بیان ہونے والے انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات سنائے جائیں۔

سیرت النبی ﷺ کو بچوں کی زندگی سے جوڑیں

رسول اللہ ﷺ کی سیرت بچوں کی تربیت کے لیے سب سے خوب صورت نمونہ ہے۔ بچوں کو یہ بتایا جائے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ بچوں سے محبت کرتے تھے، ان سے شفقت فرماتے تھے، سلام میں پہل کرتے تھے، بیماروں کی عیادت کرتے تھے، غریبوں کی مدد کرتے تھے اور ہمیشہ سچ بولتے تھے۔

سیرت کو صرف معلومات کے طور پر نہ پڑھایا جائے بلکہ ہر واقعہ کے ساتھ ایک عملی کام بھی دیا جائے تاکہ بچہ اس خوبی کو اپنی زندگی میں لا سکے۔

عملی سرگرمیاں

- روزانہ سیرتِ نبوی ﷺ کا ایک مختصر واقعہ سنائیں۔
- واقعہ سنانے کے بعد بچے سے پوچھیں: ''ہم اس پر کیسے عمل کر سکتے ہیں؟ ''
- ''سنت پر عمل کا دن'' رکھیں، مثلاً ایک دن سلام عام کرنے کا، ایک دن مسکرا کر بات کرنے کا، ایک دن سچ بولنے کا۔
- بچے کو کہیں کہ وہ گھر کے تین افراد کو سلام کرے اور مسکرا کر بات کرے۔
- ''میرے نبی ﷺ کی پسندیدہ عادت'' کے عنوان سے بچے سے چھوٹی سی تحریر یا ڈرائنگ بنوائیں۔

نماز کو محبت کے ساتھ عبادت بنائیں

نماز دینی زندگی کی بنیاد ہے، لیکن بچوں کو نماز کی عادت ڈانٹ، خوف یا سختی سے نہیں بلکہ محبت، ترغیب اور مثال کے ذریعے ڈالنی چاہیے۔ چھوٹے بچوں کو نماز کے لیے ساتھ کھڑا کریں، چاہے وہ مکمل نماز نہ پڑھ سکیں۔ بڑے بچوں کو نماز کا مطلب، وضو کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کا احساس دلائیں۔

والدین کو چاہیے کہ بچے کو نماز کے لیے بار بار غصے سے نہ کہیں بلکہ نرمی سے یاد دہانی کروائیں اور خود عملی نمونہ بنیں۔

عملی سرگرمیاں

- ''نماز ہیرو چارٹ'' بنائیں، ہر نماز کے بعد بچہ ایک نشان لگائے۔
- بچے کو وضو کا درست طریقہ عملی طور پر سکھائیں۔
- ایک دن بچے کو امام بنا کر گھر میں نفل نماز یاد عا کروائیں۔
- نماز کے بعد ایک منٹ کی دعا سب مل کر کریں۔
- بچے کو بتائیں کہ نماز اللہ تعالیٰ سے بات کرنے کا خوب صورت ذریعہ ہے۔

حاصل کلام

گرمی کی چھٹیاں بچوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کے لیے ایک سنہری موقع ہیں۔ اگر والدین تھوڑی سی منصوبہ بندی، محبت اور مستقل مزاجی کے ساتھ بچوں کو نماز، قرآن، دعا، سیرتِ نبوی ﷺ، اچھی عادات، خدمتِ خلق، مطالعہ اور مسجد کے ماحول سے جوڑ دیں تو یہ چھٹیاں بچوں کی شخصیت میں مثبت تبدیلی لا سکتی ہیں۔

مؤثر سمر کیمپ
اساتذہ کے لیے عملی رہنمائی

نصاب کی تکمیل، بنیادی مہارتیں، سرگرمی، تشخیص اور فیڈبیک

روزانہ فیڈبیک | سرگرمی پر مبنی تدریس | واضح مقصد

موجودہ تعلیمی حالات میں سمر کیمپ کو صرف چھٹیوں کی ایک اضافی سرگرمی سمجھنا درست نہیں۔ اگر اسے درست منصوبہ بندی، واضح تعلیمی اہداف اور سرگرمی پر مبنی تدریس کے ساتھ چلایا جائے تو یہ بچوں کی تعلیمی کمزوریوں کو دور کرنے کا بہترین ذریعہ بن سکتا ہے۔ سمر کیمپ کا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ بچوں کو اگلی جماعت کے لیے ذہنی، تعلیمی اور عملی طور پر تیار کیا جائے۔ کئی بچے پڑھنے میں روانی نہیں رکھتے، کچھ لکھنے میں کمزور ہوتے ہیں، کچھ ریاضی کے بنیادی عمل یعنی جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم میں مشکل محسوس کرتے ہیں، جبکہ کچھ بچے سبق سمجھنے کے باوجود اپنا خیال بیان نہیں کر پاتے۔ سمر کیمپ ایسے ہی بچوں کے لیے ایک تعلیمی سہارا بن سکتا ہے۔

واضح تعلیمی مقاصد کا تعین

سمر کیمپ شروع کرنے سے پہلے اساتذہ کو یہ طے کرنا چاہیے کہ اس کیمپ سے کیا حاصل کرنا ہے۔ اگر مقصد واضح نہ ہو تو چار گھنٹے کا روزانہ وقت بھی بے اثر گزر سکتا ہے، لیکن اگر مقصد متعین ہو تو مختصر وقت بھی نتیجہ خیز بن جاتا ہے۔

استاد کو چاہیے کہ وہ پہلے سے یہ طے کرے کہ کن مہارتوں پر کام کرنا ہے۔ مثلاً اردو یا انگریزی میں پڑھنے کی روانی، لکھنے کی درستگی، املا، جملہ سازی، بنیادی ریاضی، ذہنی حساب، سبق کی تفہیم یا بچوں کا اعتماد۔ جب ہر سرگرمی ایک واضح ہدف سے جڑی ہو گی تو سمر کیمپ رسمی نہیں بلکہ مؤثر تعلیمی عمل بن جائے گا۔

ابتدائی تشخیص: ہر بچے کی ضرورت کو پہچانیے

سمر کیمپ کے پہلے دن بچوں کا مختصر جائزہ ضرور لیا جائے۔ یہ جائزہ لمبا امتحان نہیں ہونا چاہیے بلکہ آسان اور عملی انداز میں ہو۔ بچوں سے چند جملے پڑھوائے جائیں، ایک مختصر پیرا گراف لکھوایا جائے، چند بنیادی ریاضی سوالات حل کروائے جائیں، اور زبانی سوالات کے ذریعے ان کی سمجھ دیکھی جائے۔ اس تشخیص سے استاد کو معلوم ہو جائے گا کہ کون سا بچہ پڑھنے میں کمزور ہے، کون لکھنے میں، کون حساب میں، اور کون اعتماد یا اظہار میں پیچھے ہے۔ اسی بنیاد پر بچوں کے چھوٹے گروپ بنائے جائیں تاکہ ہر گروپ کے ساتھ اس کی ضرورت کے مطابق کام کیا جا سکے۔

بنیادی مہارتوں پر خصوصی توجہ

سمر کیمپ میں سب سے زیادہ توجہ بنیادی مہارتوں پر ہونی چاہیے، کیونکہ یہی آگے کی تعلیم کی بنیاد بنتی ہیں۔ اگر بچہ پڑھ نہیں پاتا تو وہ سائنس، معاشرتی علوم یا اسلامیات کو بھی درست طور پر نہیں سمجھ سکے گا۔ اگر بچہ لکھ نہیں پاتا تو وہ اپنا علم ظاہر نہیں کر سکے گا۔ اگر بچہ بنیادی ریاضی نہیں جانتا تو آگے کے تصورات اس کے لیے مشکل ہو جائیں گے۔

اردو اور انگریزی میں پڑھنے کی روانی، درست تلفظ، مشکل الفاظ کی پہچان، مختصر جملہ سازی، صاف لکھائی، املا، اور ریاضی میں جمع، تفریق، ضرب، تقسیم اور آسان ذہنی حساب کو ترجیح دی جائے۔ مشکل اور طویل اسباق کے بجائے بنیادی چیزوں کی بار بار مشق کروائی جائے تاکہ بچے کی بنیاد مضبوط ہو۔

سرگرمی پر مبنی تدریس

سمر کیمپ میں روایتی لیکچر کا انداز زیادہ مؤثر نہیں رہتا، کیونکہ موسم گرم ہوتا ہے، وقت مختصر ہوتا ہے اور بچوں کی توجہ جلد بٹ جاتی ہے۔ اس لیے سمر کیمپ میں سرگرمی پر مبنی تدریس اپنائی جائے۔

پڑھنے کی روانی کے لیے بچوں سے باری باری بلند آواز میں پڑھوایا جائے، جوڑی بنا کر ایک بچہ دوسرے کو سبق سنائے، مشکل الفاظ کا کھیل کروایا جائے، الفاظ سے جملے بنوائے جائیں، کہانی مکمل کروائی جائے، اور تصویروں کی مدد سے گفتگو کرائی جائے۔ اس طرح بچے سیکھنے کے عمل میں خود شریک ہوتے ہیں اور سبق ان کے لیے دلچسپ بن جاتا ہے۔

لکھنے کی مہارت کو بہتر بنانے کے طریقے

لکھنے کی مشق صرف کاپی بھرنے تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ بچوں کو تصویر دیکھ کر جملے لکھنے، اپنے گھر، سکول، دوست، چھٹیوں یا پسندیدہ کھیل کے بارے میں چند جملے لکھنے کی مشق کروائی جائے۔ کمزور بچوں سے پہلے ایک جملہ لکھوایا جائے، پھر دو، پھر آہستہ آہستہ مکمل پیراگراف کی طرف لایا جائے۔

استاد بچوں کی غلطیوں کو سرخ نشانوں سے بھرنے کے بجائے اصلاحی انداز اپنائے۔ بچے کو بتایا جائے کہ اس نے کیا درست لکھا اور کہاں بہتری کی ضرورت ہے۔ اس سے بچہ لکھنے سے خوفزدہ نہیں ہوتا بلکہ آہستہ آہستہ اعتماد حاصل کرتا ہے۔

ریاضی کو آسان اور عملی بنایئے

ریاضی میں بچوں کی کمزوری اکثر اس لیے بڑھتی ہے کہ انہیں بنیادی تصور واضح نہیں ہوتا۔ سمر کیمپ میں ریاضی کو رٹوانے کے بجائے عملی انداز میں سکھایا جائے۔ جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کو کنکریوں، کاغذی کارڈز، بوتل کے ڈھکنوں، تصویری اشیا یا جماعتی کھیل کے ذریعے سمجھایا جا سکتا ہے۔

استاد کو چاہیے کہ بچے کی غلطی پر فوراً ڈانٹنے کے بجائے یہ دیکھے کہ غلطی کہاں سے پیدا ہو رہی ہے۔ بعض بچے سوال سمجھ نہیں پاتے، بعض عمل بھول جاتے ہیں، بعض جلدی میں غلطی کر دیتے ہیں۔ جب وجہ سمجھ آ جائے تو اصلاح آسان ہو جاتی ہے۔

مختصر اور منظم روزانہ شیڈول

چار گھنٹے کے سمر کیمپ کو مؤثر بنانے کے لیے واضح اور متوازن شیڈول ضروری ہے۔ مسلسل پڑھائی بچوں کو تھکا دیتی ہے، اس لیے وقت کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ دن کا آغاز دعا، حوصلہ افزا گفتگو یا ہلکی سرگرمی سے ہو۔ اس کے بعد پڑھنے کی مشق، پھر لکھنے کی سرگرمی، پھر ریاضی کی عملی مشق، پھر وقفہ، پھر گروپ ورک، کہانی، رول پلے، تعلیمی کھیل یا مختصر پروجیکٹ رکھا جائے۔ آخر میں روزانہ جائزہ اور فیڈبیک دیا جائے۔ اس طرح بچے پورے وقت متحرک رہتے ہیں اور سیکھنے کا عمل بوجھ نہیں بنتا۔

کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ

سمر کیمپ کا ایک اہم مقصد ان بچوں کی مدد کرنا ہے جو تعلیمی لحاظ سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ایسے بچوں کو کلاس کے آخر میں چھوڑنے کے بجائے استاد انہیں چھوٹے گروپ میں قریب بٹھائے، آسان زبان میں سمجھائے، بار بار مشق کروائے،اور ہر چھوٹی کامیابی پر حوصلہ افزائی کرے۔

بچے کو یہ احساس نہیں ہونا چاہیے کہ وہ کمزور ہے، بلکہ اسے یہ محسوس ہونا چاہیے کہ وہ بہتر ہو سکتا ہے۔استاد کا نرم لہجہ، حوصلہ افزا جملے اور مسلسل رہنمائی بچے کے اعتماد کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔

روزانہ تشخیص اور فوری فیڈ بیک

سمر کیمپ میں روزانہ مختصر تشخیص ضروری ہے۔استاد ہر دن کے آخر میں پانچ منٹ کا زبانی جائزہ، تین سوالات کا مختصر کوئز،ایک چھوٹا سا ٹاسک یا کاپی چیک کے ذریعے بچوں کی پیش رفت دیکھے۔ فیڈ بیک صرف نمبر دینے کا نام نہیں، بلکہ بچے کو یہ بتانا ہے کہ آج اس نے کیا بہتر کیا اور کل کس چیز پر مزید محنت کرنی ہے۔ مثال کے طور پر: ''آج تمہاری پڑھائی پہلے سے بہتر تھی، کل ہم مشکل الفاظ پر مزید کام کریں گے'' یا ''تم جمع ٹھیک کر رہے ہو،اب ہم تفریق کی مشق کریں گے۔'' ایسے جملے بچے کو حوصلہ دیتے ہیں۔

والدین کی شمولیت

والدین کو سمر کیمپ کے مقاصد سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔انہیں بتایا جائے کہ یہ کیمپ صرف چھٹیوں کی مصروفیت نہیں بلکہ بچوں کی بنیادی تعلیمی بہتری کے لیے ہے۔استاد روزانہ یا ہفتہ وار مختصر پیغام کے ذریعے والدین کو بچے کی کارکردگی سے آگاہ کر سکتا ہے۔

والدین کو آسان ہدایات دی جائیں، مثلاً گھر میں بچے سے دس منٹ پڑھائی سنیں، پانچ جملے لکھوائیں، یا چند آسان ریاضی سوالات کروائیں۔ والدین کو لمبا ہوم ورک نہ دیا جائے بلکہ مختصر اور قابلِ عمل رہنمائی دی جائے۔ جب گھر اور سکول ایک ہی سمت میں کام کرتے ہیں تو بچے کی بہتری زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔

خوشگوار اور محفوظ تعلیمی ماحول

سمر کیمپ کا ماحول خوشگوار، محفوظ اور بااعتماد ہونا چاہیے۔ بچوں پر سختی، خوف اور مسلسل کام کا دباؤ نہیں ہونا چاہیے۔ جماعت میں رنگین چارٹ، الفاظ کی دیوار، ریاضی کارنر، کہانی گوشہ، گروپ سرگرمی بورڈ اور بچوں کے کام کی نمائش جیسے آسان اقدامات ماحول کو دلچسپ بنا سکتے ہیں۔

جب بچہ اپنا کام کلاس میں نمایاں دیکھتا ہے تو اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی محنت کی قدر کی جا رہی ہے۔ یہی احساس اسے مزید سیکھنے کی طرف راغب کرتا ہے۔

غیر نصابی مگر تعلیمی سرگرمیاں

سمر کیمپ میں صرف کتابی کام نہ کروایا جائے بلکہ ایسی سرگرمیاں بھی شامل کی جائیں جو بچے کی شخصیت اور اعتماد کو بہتر بنائیں۔ کہانی سنانا، مختصر تقریر، ڈرائنگ کے ذریعے سبق، اخلاقی کہانی، ٹیم ورک کھیل، صفائی اور نظم و ضبط کی سرگرمی، تخلیقی لکھائی اور ذہنی آزمائش جیسے کام بچوں کے لیے مفید ثابت ہوتے ہیں۔

یہ سرگرمیاں بچوں کی زبان، اعتماد، سوچ، سماجی رویے اور اظہار کی صلاحیت کو بہتر بناتی ہیں۔ اس طرح سمر کیمپ صرف تعلیمی کمزوری دور نہیں کرتا بلکہ بچے کی مجموعی شخصیت پر بھی مثبت اثر ڈالتا ہے۔

سکول انتظامیہ کا کردار

سمر کیمپ کی کامیابی کے لیے سکول انتظامیہ کا کردار بھی اہم ہے۔ ہر استاد سے مختصر منصوبہ لیا جائے، ہر جماعت کے لیے واضح اہداف طے کیے جائیں، بچوں کی ابتدائی اور اختتامی کارکردگی کا موازنہ کیا جائے، اور آخر میں ایک مختصر رپورٹ تیار کی جائے۔

اس رپورٹ میں یہ دیکھا جائے کہ کتنے بچوں کی پڑھنے، لکھنے یا ریاضی کی مہارت میں بہتری آئی۔ اس سے نہ صرف سمر کیمپ کی افادیت معلوم ہو گی بلکہ اگلے تعلیمی سال کی منصوبہ بندی بھی بہتر ہو سکے گی۔

اختتامی بات

سمر کیمپ کی کامیابی کا معیار یہ نہیں کہ کتنے صفحات مکمل ہوئے، بلکہ یہ ہے کہ کتنے بچوں کی بنیاد مضبوط ہوئی، کتنے بچوں کا اعتماد بحال ہوا، کتنے بچے پڑھنے لکھنے میں بہتر ہوئے، اور کتنے بچے اگلی جماعت کے لیے تیار ہوئے۔

اگر استاد واضح مقصد، محبت بھرے انداز، سرگرمی پر مبنی تدریس، روزانہ فیڈ بیک، کمزور بچوں پر خصوصی توجہ اور والدین کی شمولیت کے ساتھ کام کرے تو مختصر سمر کیمپ بھی بچوں کی تعلیمی زندگی میں بڑا فرق پیدا کر سکتا ہے۔

اساتذہ کے لیے مختصر عملی نکات

- سمر کیمپ شروع کرنے سے پہلے ہر بچے کی مختصر تشخیص کریں۔
- پورا نصاب دہرانے کے بجائے بنیادی کمزوریوں پر کام کریں۔
- اردو، انگریزی اور ریاضی کی بنیادی مہارتوں کو اولین ترجیح دیں۔
- ہر دن کا شیڈول مختصر، منظم اور سرگرمیوں سے بھرپور رکھیں۔
- لیکچر کم، عملی مشق، کھیل، گروپ ورک اور کہانی زیادہ رکھیں۔
- کمزور بچوں کے لیے چھوٹے گروپ بنائیں اور انہیں اضافی وقت دیں۔
- روزانہ مختصر فیڈ بیک دیں تاکہ غلطیاں فوراً درست ہو سکیں۔
- والدین کو مختصر اور آسان ہدایات دیں تاکہ گھر میں بھی مشق جاری رہے۔
- بچوں کی حوصلہ افزائی کریں، موازنہ اور شرمندگی سے بچائیں۔
- آخر میں ہر بچے کی بہتری کا ریکارڈ تیار کریں تاکہ اگلی کلاس میں مدد مل سکے۔

یاسر نواز

تعلیمی کھیل: سیکھنے کا دلچسپ طریقہ

تعلیم کسی بھی معاشرے کی ترقی اور کامیابی کی بنیاد ہوتی ہے۔ جدید دور میں تدریسی نظام میں بہت سی تبدیلیاں آچکی ہیں اور اب صرف روایتی اندازِ تدریس بچوں کی مکمل ذہنی نشوونما کے لیے کافی نہیں سمجھا جاتا۔ آج کے بچے ایسی سرگرمیوں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں جن میں تفریح، عملی مشق اور تخلیقی سوچ شامل ہو۔ اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ’’تعلیمی کھیل‘‘ کو جدید تعلیم کا ایک اہم حصہ بنایا جا رہا ہے۔ تعلیمی کھیل دراصل ایسی سرگرمیاں ہیں جن کے ذریعے بچے کھیلتے ہوئے سیکھتے ہیں۔ اس طریقۂ تعلیم میں بچے خوشی اور دلچسپی کے ساتھ نئی معلومات حاصل کرتے ہیں اور انہیں سیکھنے میں بوریت محسوس نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے ماہرینِ تعلیم کھیل کے ذریعے سیکھنے کو بچوں کے لیے نہایت مؤثر طریقہ قرار دیتے ہیں۔ آج کے جدید تعلیمی اداروں میں تعلیمی کھیلوں کے استعمال پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے کیونکہ یہ طریقہ بچوں کو سیکھنے کے عمل کے قریب لاتا ہے۔ اس سے نہ صرف ان کی تعلیمی کارکردگی بہتر ہوتی ہے بلکہ ان کی ذہنی، جسمانی اور سماجی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ تعلیم انسان کی سوچ اور کردار کو سنوارتی ہے، جبکہ عملی تربیت اسے کامیابی کی راہ دکھاتی ہے۔ تعلیمی کھیل بچوں میں سیکھنے کا جذبہ، تخلیقی صلاحیت اور عمل کی اہمیت پیدا کرتے ہیں۔ اسی حقیقت کو علامہ اقبالؒ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

تعلیمی کھیل کی اہمیت

تعلیمی کھیل بچوں کے اندر سیکھنے کا شوق پیدا کرتے ہیں۔ عام طور پر بچے مسلسل لیکچر سننے یا صرف کتابیں پڑھنے سے جلد اکتا جاتے ہیں، لیکن جب سبق کو کھیل یا سرگرمی کی صورت میں پیش کیا جائے تو ان کی دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔ یہ کھیل بچوں کی ذہنی صلاحیتوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ کھیل کے دوران بچے مسئلہ حل کرتے ہیں، سوالات کے جواب تلاش کرتے ہیں اور مختلف فیصلے کرتے ہیں، جس سے ان کی تخلیقی اور تنقیدی سوچ بہتر ہوتی ہے۔

تعلیمی کھیل بچوں میں خود اعتمادی بھی پیدا کرتے ہیں۔ جب بچے کسی سرگرمی میں کامیابی حاصل کرتے ہیں تو انہیں اپنی صلاحیتوں پر یقین آتا ہے۔ اسی طرح گروہی سرگرمیوں کے ذریعے بچوں میں تعاون، برداشت اور مل جل کر کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ تعلیمی کھیل بچوں کی سماجی اور جذباتی نشوونما میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کھیل کے دوران بچے دوسروں سے بات چیت کرنا، اپنی رائے دینا اور دوسروں کی رائے کا احترام کرنا سیکھتے ہیں۔

تعلیمی کھیل کی اقسام

تعلیمی کھیل مختلف اقسام کے ہوتے ہیں اور ہر قسم بچوں کی کسی نہ کسی صلاحیت کو بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔

1) ذہنی اور فکری کھیل:

یہ کھیل بچوں کی سوچنے، سمجھنے اور یاد رکھنے کی صلاحیت کو مضبوط کرتے ہیں۔

مثالیں:

- پہیلیاں
- سوال و جواب کی سرگرمیاں
- لفظ تلاش کرنے والے کھیل
- نمبروں کی ترتیب والے کھیل

یہ سرگرمیاں بچوں کی توجہ اور ذہنی چستی کو بہتر بناتی ہیں۔

2. جسمانی سرگرمیوں پر مبنی کھیل

ایسے کھیل جن میں حرکت شامل ہو، بچوں کی جسمانی صحت کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں۔

مثالیں:

- نمبر ریس
- رنگ تلاش کرو
- گیند کے ذریعے سیکھنے والے کھیل

یہ کھیل بچوں میں نظم و ضبط اور برداشت پیدا کرتے ہیں۔

3. ڈیجیٹل تعلیمی کھیل

ٹیکنالوجی کے فروغ کے ساتھ تعلیمی کھیل بھی جدید اور مؤثر شکل اختیار کر چکے ہیں۔ مختلف موبائل ایپس، آن لائن سرگرمیاں اور کمپیوٹر گیمز بچوں کو دلچسپ انداز میں سیکھنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ کھیل خاص طور پر زبان، ریاضی اور سائنس کی تعلیم میں بہت مفید ثابت ہوتے ہیں کیونکہ ان میں تصاویر، آواز، رنگ اور حرکت شامل ہوتی ہے جو بچوں کی توجہ برقرار رکھتی ہیں۔ جدید تعلیمی گیمز بچوں میں تخلیقی سوچ، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت اور خود اعتمادی پیدا کرتے ہیں جبکہ انہیں بوریت کے بغیر سیکھنے کا موقع بھی دیتے ہیں۔ اگر ان کھیلوں کو مناسب نگرانی اور متوازن انداز میں استعمال کیا جائے تو یہ بچوں کی ذہنی اور تعلیمی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

4. تخلیقی کھیل

تخلیقی سرگرمیاں بچوں کے تخیل اور فنّی صلاحیتوں کو ابھارتی ہیں۔

مثالیں:

- ڈرائنگ
- رنگ بھرنے کی سرگرمیاں
- کہانی مکمل کرنا
- کردار ادا کرنا

یہ کھیل بچوں کو اظہارِ خیال کا موقع دیتے ہیں اور ان کی خود اعتمادی میں اضافہ کرتے ہیں۔

تدریس میں تعلیمی کھیل کا کردار

تعلیمی کھیل کلاس روم کے ماحول کو خوشگوار اور فعال بناتے ہیں۔ جب استاد سبق کو سرگرمی یا کھیل کی صورت میں پیش کرتا ہے تو طلبہ زیادہ توجہ دیتے ہیں اور سبق جلدی سمجھ لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر استاد انگریزی کے الفاظ سکھانا چاہے تو تصویری کارڈز یا لفظی کھیل استعمال کر سکتا ہے۔ اسی طرح ریاضی میں جمع، تفریق اور گنتی سکھانے کے لیے رنگین بلاکس یا کارڈز استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ اسلامیات اور اردو جیسے مضامین میں کہانی سنانا، سوال و جواب اور کردار ادا کرنے کی سرگرمیاں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ تعلیمی کھیل خصوصی بچوں اور کمزور طلبہ کے لیے بھی فائدہ مند ہیں کیونکہ یہ انہیں آسان اور دلچسپ انداز میں سیکھنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ کھیل بچوں میں اعتماد، تعاون، تخلیقی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ اساتذہ کے لیے بھی یہ طریقہ تدریس کو آسان، مؤثر اور دلچسپ بنا دیتا ہے۔ یوں تعلیمی کھیل نہ صرف بچوں کی تعلیمی کارکردگی بہتر بناتے ہیں بلکہ ان کی شخصیت سازی میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

تعلیمی کھیل کے نفسیاتی فوائد

تعلیمی کھیل بچوں کی ذہنی صحت پر مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ کھیل کے دوران بچے خوشی محسوس کرتے ہیں جس سے ان کا ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے۔

ماہرین کے مطابق کھیل بچوں کی جذباتی نشوونما کے لیے ضروری ہیں کیونکہ یہ انہیں اپنے جذبات ظاہر کرنے اور دوسروں کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کا موقع دیتے ہیں۔

تعلیمی کھیل:

- خوف اور جھجک کم کرتے ہیں۔
- بچوں میں اعتماد پیدا کرتے ہیں۔
- مثبت سوچ کو فروغ دیتے ہیں۔
- مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت بہتر بناتے ہیں۔

اساتذہ اور والدین کا کردار

تعلیمی کھیلوں کی کامیابی میں اساتذہ اور والدین کا کردار انتہائی اہم ہے۔ استاد کو چاہیے کہ وہ بچوں کی عمر، ذہنی سطح اور دلچسپی کے مطابق کھیل منتخب کرے۔

والدین بھی گھر میں بچوں کے ساتھ تعلیمی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں، جیسے:

- الفاظ کی پہیلیاں
- گنتی کے کھیل
- تصویری کارڈز
- کہانی سنانے کی سرگرمیاں

جب گھر اور اسکول دونوں جگہ بچوں کو مثبت تعلیمی ماحول ملتا ہے تو ان کی تعلیمی کارکردگی نمایاں طور پر بہتر ہو جاتی ہے۔

جدید دور میں تعلیمی کھیل کی ضرورت

آج کا دور ٹیکنالوجی اور جدت کا دور ہے۔ بچے موبائل، انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل دنیا سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ اگر تعلیم کو دلچسپ نہ بنایا جائے تو طلبہ کی توجہ برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی لیے جدید تعلیمی نظام میں کھیل کے ذریعے سیکھنے کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں مختلف تعلیمی سرگرمیوں اور جدید وسائل کے ذریعے بچوں کی تعلیمی کارکردگی بہتر بنائی جا رہی ہے۔

پاکستان میں بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ اساتذہ جدید تدریسی حکمتِ عملی اپنائیں اور کم خرچ تعلیمی کھیلوں کو اپنی تدریس کا حصہ بنائیں تاکہ بچے خوشی اور دلچسپی کے ساتھ سیکھ سکیں۔

مختصراً، تعلیمی کھیل صرف تفریح نہیں بلکہ ایک طاقتور تعلیمی ذریعہ ہیں جو سیکھنے کے عمل کو زیادہ مؤثر، بامقصد اور یادگار بنا دیتے ہیں۔

محمد سلیمان

بچوں کے لیے حفظانِ صحت

گھریلو حفظانِ صحت (Home Hygiene) ایک صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے اور اس بنیاد کی مضبوطی کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔ خصوصاً بچوں کی نشوونما کے دوران ان میں اچھی عادات پیدا کرنا نہایت اہم ہے، کیونکہ یہی عادات ان کی پوری زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اگر بچپن میں صفائی، صحت اور نظم و ضبط کی تربیت دی جائے تو بچے نہ صرف جسمانی طور پر تندرست رہتے ہیں بلکہ ذہنی اور اخلاقی لحاظ سے بھی مضبوط شخصیت کے مالک بنتے ہیں۔

گھریلو حفظانِ صحت کی اہمیت

گھر وہ جگہ ہے جہاں بچہ سب سے زیادہ وقت گزارتا ہے، اس لیے گھر کا صاف ستھرا اور صحت بخش ہونا بے حد ضروری ہے۔ گندگی، جراثیم اور غیر صحت بخش ماحول مختلف بیماریوں جیسے نزلہ، زکام، اسہال، جلدی امراض اور سانس کی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

صفائی نہ صرف بیماریوں سے بچاتی ہے بلکہ ذہنی سکون بھی فراہم کرتی ہے۔ ایک صاف گھر میں رہنے والے بچے زیادہ پُراعتماد، خوش مزاج اور فعال ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس، گندے ماحول میں پلنے والے بچوں میں سستی، چڑچڑاپن اور بیماریوں کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔

بچوں میں صفائی کی عادات پیدا کرنے کی ضرورت

بچوں کو صفائی کی عادت سکھانا صرف ایک وقتی عمل نہیں بلکہ ایک مسلسل تربیتی عمل ہے۔ بچے اپنے بڑوں کو دیکھ کر سیکھتے ہیں، اس لیے والدین اور اساتذہ کا کردار انتہائی اہم ہے۔

اگر بچے روزانہ نہانے، ہاتھ دھونے، دانت صاف کرنے اور صاف کپڑے پہننے کے عادی ہو جائیں تو وہ زندگی بھر ان اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔ یہ عادات نہ صرف ان کی صحت کو بہتر بناتی ہیں بلکہ انہیں ایک مہذب اور ذمہ دار شہری بھی بناتی ہیں۔

بچوں کے لیے ضروری صحت بخش عادات

1۔ ہاتھ دھونے کی عادت

بچوں کو کھانے سے پہلے اور بعد میں، کھیلنے کے بعد اور بیت الخلاء کے استعمال کے بعد صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت سکھانی چاہیے۔ یہ عادت جراثیم کے پھیلاؤ کو روکنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

2۔ روزانہ نہانا

بچوں کو روزانہ نہانے کی عادت ڈالنی چاہیے، خاص طور پر گرمیوں میں۔ نہانے سے جسم صاف رہتا ہے اور جلدی بیماریوں سے بچاؤ ممکن ہوتا ہے۔

3۔ دانت صاف کرنا

صبح اور رات سونے سے پہلے دانت صاف کرنا بچوں کی لازمی عادت ہونی چاہیے۔اس سے دانتوں کی حفاظت ہوتی ہے اور منہ کی بدبو سے بھی بچاؤ ہوتا ہے۔

4۔صاف کپڑے پہننا

روزانہ صاف اور دھلے ہوئے کپڑے پہننے کی عادت بچوں میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہے اور بیماریوں سے بھی بچاتی ہے۔

5۔ناخن تراشنا

لمبے اور گندے ناخن جراثیم کا گھر ہوتے ہیں، اس لیے بچوں کے ناخن باقاعدگی سے تراشنے چاہئیں۔

6۔ صحت مند خوراک

بچوں کو تازہ، متوازن اور گھریلو کھانے کی عادت ڈالنی چاہیے۔فاسٹ فوڈ اور غیر معیاری اشیاء سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

7۔مناسب نیند

بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کے لیے مکمل نیند بہت ضروری ہے۔انہیں وقت پر سونے اور جاگنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

گھریلو ماحول کو صاف رکھنے کے اصول

1. **گھر کی روزانہ صفائی :** جھاڑو، پوچا اور گرد صاف کرنا ضروری ہے۔
2. **باورچی خانے کی صفائی :** کھانے کی جگہ ہمیشہ صاف ہونی چاہیے تاکہ جراثیم پیدا نہ ہوں۔
3. **پانی کی صفائی :** پینے کا پانی صاف اور محفوظ ہونا چاہیے۔
4. **کچرے کا مناسب انتظام :** کچرا ڈبے میں ڈال کر بروقت باہر پھینکنا چاہیے۔
5. **ہوا اور روشنی :** گھر میں تازہ ہوا اور سورج کی روشنی کا داخل ہونا ضروری ہے۔

والدین اور اساتذہ کا کردار

والدین بچوں کے پہلے استاد ہوتے ہیں۔اگر والدین خود صفائی کا خیال رکھیں گے تو بچے بھی یہی عادات اپنائیں گے۔اسی طرح اساتذہ کو بھی چاہیے کہ وہ سکول میں بچوں کو حفظانِ صحت کے اصولوں کی تعلیم دیں اور عملی مثالیں پیش کریں۔

بچوں کو ڈانٹنے کی بجائے محبت اور نرمی سے سمجھانا زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اگر کسی بچے میں بری عادت ہو تو اسے آہستہ آہستہ درست کیا جائے۔

اسلامی تعلیمات اور صفائی

اسلام میں صفائی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو یہ سکھانا چاہیے کہ صفائی صرف جسمانی نہیں بلکہ روحانی بھی ہوتی ہے۔

وضو، طہارت اور پاکیزگی کے اصول بچوں میں نظم و ضبط اور پاکیزگی کا شعور پیدا کرتے ہیں۔

جدید دور میں حفظانِ صحت کے چیلنجز

آج کے دور میں بچوں کی زندگی میں موبائل، ٹی وی اور فاسٹ فوڈ کا زیادہ استعمال ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے وہ جسمانی سرگرمیوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں صحت کے مسائل بڑھ رہے ہیں۔

اس لیے ضروری ہے کہ بچوں کو باہر کھیلنے، ورزش کرنے اور صحت مند سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دی جائے۔

گھریلو حفظانِ صحت اور بچوں میں اچھی عادات کی تربیت ایک روشن اور صحت مند مستقبل کی ضمانت ہے۔ اگر ہم آج اپنے بچوں کو صفائی، نظم و ضبط اور صحت کے اصول سکھائیں گے تو کل وہ ایک مضبوط، صحت مند اور مہذب معاشرہ تشکیل دیں گے۔ یہ صرف ایک اخلاقی ذمہ داری نہیں بلکہ ایک سماجی اور قومی فریضہ بھی ہے۔

گھریلو حفظانِ صحت میں کئی اہم پہلو شامل ہیں جن پر خصوصی توجہ دینا ضروری ہے۔ سب سے پہلے گھر کی روزانہ صفائی ہے، جس میں جھاڑو دینا، پوچا لگانا اور گرد و غبار صاف کرنا شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ باورچی خانے کی صفائی نہایت اہم ہے کیونکہ یہی وہ جگہ ہے جہاں سے صحت مند یا غیر صحت مند زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ صاف برتن، ڈھکے ہوئے کھانے، اور تازہ اشیاء کا استعمال بیماریوں سے بچاؤ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بچوں میں اچھی عادات پیدا کرنے کے لیے عملی تربیت بہت ضروری ہے۔ والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ وہ خود مثال بنیں کیونکہ بچے زیادہ تر دیکھ کر سیکھتے ہیں۔ بچوں کو روزانہ نہانے، دانت صاف کرنے، ہاتھ دھونے، صاف کپڑے پہننے اور اپنے کمرے کو ترتیب میں رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ خاص طور پر کھانے سے پہلے اور بیت الخلا کے استعمال کے بعد ہاتھ دھونا ایک نہایت اہم عادت ہے جو کئی بیماریوں سے بچاؤ کا سبب بنتی ہے۔

سائنسی تحقیق سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ صاف ستھرا ماحول نہ صرف جسمانی صحت بلکہ ذہنی نشوونما پر بھی مثبت اثر ڈالتا ہے۔ ایک منظم اور صاف گھر میں پلنے والے بچے زیادہ پُراعتماد، خوش مزاج اور تعلیمی لحاظ سے بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔

ارسلان شاکر

محفل کے آداب

محفل انسان کی سماجی زندگی کا اہم حصہ ہے جہاں لوگ ایک دوسرے سے ملتے، خیالات کا تبادلہ کرتے اور خوشی و غم میں شریک ہوتے ہیں۔ اسلام نے محفل کو صرف بیٹھنے یا گفتگو کرنے کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ اسے محبت، احترام، خیر خواہی اور اخلاق کی تربیت کا ایک مؤثر وسیلہ قرار دیا ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے محفل میں بیٹھنے، گفتگو کرنے، دوسروں کی عزت کرنے اور مجلس کے حقوق ادا کرنے کے بہترین آداب سکھائے۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر محفل میں اچھے اخلاق، بردباری اور احترام کا مظاہرہ کرے۔

محفل کے آداب

- محفل میں سلام کے ساتھ داخل ہوں۔

حدیث : ''تم سلام کو آپس میں عام کرو'' (مسلم)

- اجازت اور ادب سے بیٹھیں۔

قرآن : ''مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو'' (المجادلہ: 11)

- نرم اور اچھی گفتگو کریں

قرآن: ''لوگوں سے بھلی بات کہو'' (البقرہ: 83)

- دوسروں کی بات غور سے سنیں۔

حدیث : ''اچھی بات کرے یا خاموش رہے'' (بخاری، مسلم)

- کسی کا مذاق نہ اڑائیں۔

قرآن : ''کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے'' (الحجرات: 11)

- غیبت اور چغلی سے بچیں

قرآن : ''تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے'' (الحجرات: 12)

- دوسروں کے لیے جگہ بنائیں۔

حدیث: ''کشادگی اختیار کرو'' (بخاری)

- محفل سے دعا کے ساتھ اٹھیں۔

حدیث : ''مجلس کی دعا لغزشوں کا کفارہ بن جاتی ہے'' (ترمذی)

سرگرمیاں

- ❖ طلبہ سلام کے ساتھ محفل میں آنے کا عملی مظاہرہ کریں۔
- ❖ اچھی گفتگو اور دوسروں کی بات سننے پر مبنی رول پلے پیش کریں۔
- ❖ طلبہ ''اچھی محفل کی خوبیاں'' کے عنوان سے چارٹ تیار کریں۔
- ❖ کلاس میں خاموشی اور توجہ سے سننے کی عملی مشق کروائی جائے۔
- ❖ طلبہ غیبت اور مذاق کے نقصانات پر مختصر گفتگو کریں۔
- ❖ بچے محفل ختم ہونے کی مسنون دعا یاد کریں۔

محفل کے آداب انسان کی شخصیت میں شائستگی، برداشت، احترام اور حسنِ اخلاق پیدا کرتے ہیں۔ ایک مہذب محفل وہی ہوتی ہے جہاں محبت، وقار اور خیر خواہی کا ماحول ہو اور ہر فرد دوسروں کے احساسات کا خیال رکھے۔ اگر بچوں کو شروع سے محفل کے اسلامی آداب سکھائے جائیں تو وہ بااخلاق، باوقار اور معاشرے کے مفید فرد بن سکتے ہیں۔ آیئے ہم اپنی ہر محفل کو محبت، ادب اور نیکی کا ذریعہ بنائیں تاکہ ہماری گفتگو اور مجلسیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب بن جائیں۔ **اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اخلاق اور بہترین محفلوں کا حصہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔**

ارسلان شاکر

پڑھتا بلوچستان

بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے، مگر جغرافیائی وسعت، دشوار گزار راستوں، محدود تعلیمی سہولیات اور سماجی چیلنجز کے باعث یہاں تعلیم تک رسائی ایک طویل عرصے سے ایک سنجیدہ مسئلہ رہی ہے۔ دور افتادہ بستیاں، طویل فاصلے، بنیادی انفراسٹرکچر کی کمی اور معاشی مسائل نے ہزاروں بچوں کو رسمی تعلیم سے دور رکھا۔ خصوصاً بچیوں کی تعلیم کے حوالے سے صورتحال مزید حساس رہی، جہاں سماجی اور جغرافیائی رکاوٹیں تعلیمی سفر میں بڑی مزاحمت بن کر سامنے آئیں۔ تاہم یہ حقیقت بھی مسلم ہے کہ تعلیم کسی بھی معاشرے کی سماجی، معاشی اور فکری ترقی کی بنیادی شرط ہے۔ یہی وہ قوت ہے جو محرومی کو امکان میں، محدود مواقع کو کامیابی میں اور غیر یقینی حالات کو روشن مستقبل میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ بلوچستان جیسے خطے میں تعلیم کی اہمیت مزید دوچند ہو جاتی ہے، کیونکہ یہ نہ صرف خواندگی کے فروغ کا ذریعہ ہے بلکہ پسماندگی، غربت اور سماجی عدم مساوات کے خلاف ایک مؤثر راستہ بھی ہے۔

اسی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن، الخدمت فاؤنڈیشن اور جائیکا کی جانب سے مشترکہ طور پر ''پڑھتا بلوچستان پروجیکٹ'' کا آغاز 2024ء میں کیا گیا، جس کا بنیادی مقصد ایسے بچوں کو تعلیمی دھارے میں شامل کرنا تھا جو مختلف وجوہات کے باعث کبھی سکول نہ جا سکے یا اپنی ابتدائی تعلیم مکمل نہ کر پائے۔ یہ منصوبہ ایک سادہ مگر نہایت مؤثر ماڈل کے تحت شروع کیا گیا، جس میں ایک تعلیمی مرکز، مقامی تربیت یافتہ خاتون استاد، اور تقریباً تیس بچوں پر مشتمل ایک جماعت قائم کی گئی، تاکہ بچوں کو Accelerated Learning Program (ALP) کے ذریعے مختصر مدت میں بنیادی تعلیم فراہم کی جا سکے۔

یہ پروگرام محض روایتی تدریس تک محدود نہیں بلکہ ایک ایسی تعلیمی حکمتِ عملی پر مبنی ہے جس کے ذریعے بچے تین سال میں اپنی بنیادی تعلیمی استعداد حاصل کرتے ہوئے رسمی تعلیمی نظام میں شمولیت کے قابل بن سکیں۔ اس ماڈل کی اہم خصوصیت مقامی سطح پر تربیت یافتہ خواتین اساتذہ کی شمولیت ہے، جس نے نہ صرف تعلیمی معیار کو بہتر بنانے میں مددد ی بلکہ کمیونٹی کے اعتماد میں بھی اضافہ کیا، بالخصوص بچیوں کی تعلیم کے فروغ میں یہ حکمتِ عملی مؤثر ثابت ہوئی۔

الحمدللہ، آج پڑھتا بلوچستان پروجیکٹ مسلسل وسعت اختیار کرتے ہوئے 40 مراکز کے ذریعے 1123 بچوں تک اپنی رسائی قائم کر چکا ہے، جن میں 69 فیصد بچیاں شامل ہیں۔ وہ بچیاں جو کبھی تعلیمی مواقع سے محروم تھیں، آج کتاب اور قلم کے ذریعے اپنے خوابوں کو نئی تعبیر دینے کی جانب گامزن ہیں۔

غزالی سنٹرز-پڑھتا بلوچستان پروجیکٹ

نمبر شمار	کلسٹر	سنٹر	طلبہ	نمبر شمار	کلسٹر	سنٹر	طلبہ
1		کلی تاجوال	39	21		بناخان 1	32
2		ترین شہر	34	22		عبدالقدیر	25
3		مالازئی	30	23		درانی خان 1	30
4		وزیر آباد کچلاک	24	24		درانی خان 2	30
5		ہاشم اسکیم 1	27	25		بہادر شاہ 1 اے	22
6		ہاشم اسکیم 2	27	26		بہادر شاہ 2 بی	25
7		سوات شاپنگ	31	27		غریب آباد	28
8		ہاشم اسکیم 3	26	28		الخدمت ماڈل ویلیج 1 اے	22
9		خروتاباد سنٹر 1	32	29		الخدمت ماڈل ویلیج 2 بی	29
10	کوئٹہ	عیسیٰ نگری 1	24	30	جعفر آباد	مراد کالونی 1 اے	30
11		کلی مبارک سپنی روڈ	24	31		مراد کالونی 2 بی	32
12		کلی برات 1	25	32		بھنگر کالونی 1 اے	27
13		کلی برات 2	25	33		بھنگر کالونی 2 بی	33
14		خلجی آباد	25	34		بزدار کالونی	25
15		کلی خان احمد جان	35	35		جمال کھوسو	25
16		راغہ کلی	30	36		المدینہ ٹاؤن	29
17		کلی آکا خیل کچلاک	35	37		مراد کالونی 3 سی	23
18		عیسیٰ نگری 2	25	38		میر دل کھوسہ	29
19		ڈھک خانہ کچلاک	30	39		اکبر ہجوانی	25
20		خروٹ آباد 2	28	40		میر علی کالونی	26
کل سٹوڈنٹس				1123			

پڑھتا بلوچستان کی کامیابیوں میں متعدد ایسی مثالیں شامل ہیں جو اس منصوبے کے اثرات کو نمایاں کرتی ہیں۔ انہی میں ایک متاثر کن مثال **بھنگر کالونی** کے ایک طالب علم کی ہے، جو **تھیلیسیمیا** جیسے پیچیدہ مرض میں مبتلا ہونے کے باوجود تعلیم کے سفر سے وابستہ رہا۔ جسمانی کمزوری اور **مسلسل طبّی** مشکلات کے باوجود اس طالب علم نے غیر معمولی عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھیں اور **Package-A** امتحان میں **تیسری پوزیشن** حاصل کی۔ یہ کامیابی اس حقیقت کا مظہر ہے کہ اگر مواقع میسر ہوں تو مشکلات کبھی صلاحیتوں کی راہ میں مستقل رکاوٹ نہیں بن سکتیں۔

یہ منصوبہ خصوصاً کوئٹہ اور جعفر آباد جیسے علاقوں میں اپنی مؤثر موجودگی کے باعث قابلِ ذکر پیش رفت کا حامل ثابت ہوا ہے۔ محدود وسائل اور دشوار حالات کے باوجود تعلیمی مراکز کا تسلسل، کمیونٹی کی شمولیت، اور بچوں کی مسلسل حاضری اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اگر مناسب مواقع فراہم کیے جائیں تو دور دراز علاقوں میں بھی تعلیمی تبدیلی ممکن ہے۔

"پڑھتا بلوچستان" دراصل ایک تعلیمی منصوبے سے بڑھ کر امید، اعتماد اور سماجی تبدیلی کی ایک روشن مثال بن چکا ہے۔ یہ ان بچوں کے لیے ایک نئی صبح کی نوید ہے جن کے لیے تعلیم کبھی ایک دور کا خواب محسوس ہوتی تھی۔ ہر قائم ہونے والا مرکز، ہر سیکھتا ہوا بچہ، اور ہر تعلیم یافتہ بنتی ہوئی بچی اس بات کا ثبوت ہے کہ درست سمت میں کی جانے والی کوششیں دور رس اور مثبت نتائج پیدا کرتی ہیں۔

آنے والے وقت میں اس منصوبے کے دائرۂ کار کو مزید وسعت دینے کی ضرورت ہے، تاکہ بلوچستان کے مزید دور افتادہ علاقوں تک تعلیم کی روشنی پہنچ سکے؛ کیونکہ جب ایک بچہ تعلیم حاصل کرتا ہے تو درحقیقت ایک خاندان بدلتا ہے، اور جب ایک نسل تعلیم یافتہ ہوتی ہے تو پورا معاشرہ ترقی کی نئی منزلوں کی طرف گامزن ہو جاتا ہے۔ پڑھتا بلوچستان اسی روشن مستقبل کی ایک امید افزا تعبیر ہے، اسی لیے اس پروجیکٹ کے تحت "ماؤں کی بیٹھک" کے عنوان سے ہر پندرہ روز بعد ماؤں کی تربیتی نشست کا انعقاد بھی ہمارے منشور کا اہم حصہ ہے، جس کا مقصد ماؤں کو بچوں کی صحت و تندرستی، اسلامی اقدار، گھریلو تربیت اور تعلیمی ضروریات کے حوالے سے رہنمائی فراہم کرنا ہے، تاکہ کمیونٹی کی شمولیت مزید مضبوط ہو اور ہر بچہ معیاری تعلیم کے ساتھ ایک بہتر تربیتی ماحول بھی حاصل کر سکے۔

ٹیم پڑھتا بلوچستان

زینب منظور
پروجیکٹ انچارج

رومی ارسلہ
اکیڈمک کوآرڈینیٹر

عبداللہ خان، محمد عثمان
پروجیکٹ کوآرڈینیٹرز

محمد حمزہ، محمد جہانزیب
کلسٹر آفیسرز

غزالی فاؤنڈیشن کے ساتھ میرے سفر کا آغاز 2022ء میں ہوا، جہاں دیہی اور کم سہولیات یافتہ علاقوں میں تعلیمی چیلنجز کو قریب سے سمجھنے کا موقع ملا۔ LUMS سے ایم فل کے علمی و تحقیقی تجربے نے اس وژن کو مزید مضبوط کیا۔

2024ء میں "پڑھتا بلوچستان پروجیکٹ" کی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے میری توجہ دور دراز علاقوں میں بچوں کے لیے سادہ، قابلِ عمل اور پائیدار تعلیمی مواقع فراہم کرنے پر مرکوز رہی۔ اس ذمہ داری کے تحت تعلیمی مراکز کی مؤثر نگرانی، مقامی اساتذہ کی رہنمائی اور کمیونٹی کے ساتھ مضبوط روابط قائم کرنا اہم ترجیحات رہیں۔ میں اپنے ادارے کے اس عزم کے تحت کام کر رہی ہوں کہ ہر بچہ معیاری تعلیم تک رسائی حاصل کرے اور تعلیم کو خواب نہیں بلکہ حقیقت کے طور پر محسوس کرے۔

زینب منظور
انچارج پڑھتا بلوچستان پروجیکٹ

ارسلان شاکر

جن کے دم سے کارواں آباد رہتے ہیں

کسی بھی ادارے کی کامیابی میں صرف بڑے عہدوں پر فائز افراد ہی کردار ادا نہیں کرتے بلکہ بعض خاموش اور مخلص کارکن اپنی محنت، ذمہ داری اور وفاداری سے ادارے کی اصل طاقت بن جاتے ہیں۔ **محمد رفیق** انہی بااخلاص افراد میں شامل ہیں، جو گزشتہ کئی برسوں سے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے **فیلڈ آفس** میں بطور سپورٹنگ اسٹاف اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

محمد رفیق کا تعلق چک 183 ٹی ڈی اے، تحصیل و ضلع بھکر سے ہے۔ ان کی غزالی سے وابستگی کا آغاز 2015 میں PSSP پروجیکٹ کے تحت ہوا، جب غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو بھکر میں چند سرکاری سکول ملے۔ انہی میں شامل گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گوکلین میں انہوں نے بطور کیئر ٹیکر (آفس بوائے) خدمات کا آغاز کیا۔ اپنی محنت، دیانت اور ذمہ داری کے باعث وہ جلد ہی انتظامیہ کے اعتماد کا مرکز بن گئے۔ ان کی بہترین کارکردگی کو دیکھتے ہوئے **محمد یعقوب انجم** (کلسٹر آفیسر) کی تجویز پر **محمد اسلم خان** (صوبائی ڈائریکٹر) نے انہیں فیلڈ آفس بھکر منتقل کر دیا، جہاں ان کی مختلف صلاحتیں کھل کر سامنے آئیں۔

فیلڈ آفس بھکر اور بعد ازاں میانوالی میں خدمات انجام دینے کے بعد وہ کچھ عرصہ غزالی سکول گڈولہ بھکر سے بھی وابستہ رہے۔ 2021 میں روزگار کے سلسلے میں عمان چلے گئے، مگر غزالی سے محبت اور وابستگی انہیں دوبارہ واپس لے آئی۔ بقول شاعر: **"پہنچی وہیں پہ خاک، جہاں کا خمیر تھا"**۔ 2024 میں دوبارہ غزالی سے منسلک ہوئے اور آج کل فیلڈ آفس بھکر میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

محمد رفیق کی خاص بات یہ ہے کہ وہ محض ایک سپورٹنگ اسٹاف ممبر نہیں بلکہ کئی ذمہ داریاں بیک وقت نبھاتے ہیں۔ کبھی مہمانوں کی میزبانی، کبھی گیسٹ ہاؤس کی دیکھ بھال، کبھی سٹیشنری اور کتب کی ترتیب، تو کبھی آفس کے انتظامی معاملات—— وہ ہر کام نہایت ذمہ داری اور خوش دلی سے انجام دیتے ہیں۔ مہمان نوازی ان کی شخصیت کا نمایاں وصف ہے، جبکہ ان کے ہاتھ کی چائے ساتھیوں میں خاصی مقبول ہے۔

محمد رفیق دفتر کی ہر چیز کا اس طرح خیال رکھتے ہیں جیسے وہ ان کی اپنی امانت ہو۔ ایسے مخلص، محنتی اور وفادار کارکن بلاشبہ کسی بھی ادارے کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں، اور غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے لیے محمد رفیق یقیناً ایک قابلِ قدر اثاثہ ہیں۔

نظم نگاری مقابلہ

"میں غزالی ہوں"

(اساتذہ وطلبہ)

غزالی سکولز کے طلبہ اور اساتذہ میں شعری ذوق و تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے، نیز غزالی فاؤنڈیشن کے حوالے سے ایک معیاری شعری مجموعہ مرتب کرنے کے لیے نظم نگاری مقابلہ منعقد کیا گیا۔ اس مقابلے میں 39 سکولوں سے 90 طلبہ اور 85 اساتذہ نے اپنی نظمیں ارسال کیں۔ نامور شعرا و ادبا نے موصولہ نظموں کی جانچ پڑتال کی، جس کے بعد درج ذیل طلبہ واساتذہ کو پوزیشن ہولڈرز قرار دیا گیا۔

مناہل فاروق

تعمیر ملت دیپالپور

سیرت فاطمہ

چک 267 جھنگ

علی رضا سومرو

غزالی پریمئر کالج لاہور

حسن یاسر خان

پپلاں میانوالی

تہلیل ملانپوری

چک 77 فیصل آباد

عاصمہ جبیں

سوڑا لاہور

طلبہ		اساتذہ	
اعزازی انعامات 2000 روپے	فیصل ممتاز، بہل بھکر	**اعزازی انعامات 2000 روپے**	ظفر محمود، اڈہ پل 93 فیصل آباد
	ایمان حفیظ، اڈہ ڈوگر نارووال		سدرہ عبد الستار، چک 77 فیصل آباد
	ملائکہ ضیا، کندیاں میانوالی		رشید احمد ربانی، بہل بھکر
	عبد المہد، اڈہ پل 93 فیصل آباد		سندس اشرف، چک 427 بہاولنگر
	مریم انوار، اڈہ ڈوگر، نارووال		غلام مصطفیٰ، اڈہ پل 93 فیصل آباد

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود

غزالی سٹیم فیئر، بہل بھکر

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ غزالی سکولز میں جدت، تحقیق اور ٹیکنالوجی کے مؤثر استعمال کے فروغ کے لیے مسلسل مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کرتا رہتا ہے۔ اس سلسلے میں سٹیم ایجوکیشن کی جدید خطوط پر تدریس، تعلیمی عمل میں ٹیکنالوجی کا مؤثر استعمال، سٹیم اور روبوٹکس کی عملی تربیت، سٹیم کٹس کی فراہمی اور سٹیم فیئرز کے انعقاد جیسی اہم سرگرمیاں شامل ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد طلبہ میں تخلیقی سوچ، سائنسی شعور، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ مہارتوں کو فروغ دینا ہے۔

اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی کے طور پر غزالی سکول بہل بھکر میں صوبائی ڈائریکٹر محمد اسلم خان کی زیرِ صدارت شاندار غزالی سٹیم فیئر کا انعقاد کیا گیا۔ فیئر میں سینکڑوں طلبہ و طالبات نے اپنی تخلیقی اور سائنسی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے مختلف جدید ماڈلز پیش کیے۔ اس موقع پر اہلِ علاقہ، والدین اور معزز مہمانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور طلبہ کی محنت، جدت اور علمی صلاحیتوں کو بے حد سراہا۔

تصویری جھلکیاں

The Ingenious Camp

بزمِ پیغام جنوبی پنجاب کے تحت تین روزہ تربیتی کیمپ

علمی، فکری اور تربیتی سرگرمیوں سے بھرپور ایک مؤثر کیمپ

بزمِ پیغام جنوبی پنجاب کے زیرِ اہتمام منتخب طلبہ کے لیے تین روزہ تربیتی کیمپ لاہور میں منعقد ہوا، جس میں مختلف تعلیمی اداروں کے منتخب طلبہ نے شرکت کی۔ اس کیمپ میں غزالی پریمیئر کالج کے طلبہ نے بھی بھرپور انداز میں حصہ لیا۔ کیمپ کے دوران طلبہ کو مختلف علمی، فکری اور تربیتی سرگرمیوں میں شریک کیا گیا۔

اس سلسلے میں طلبہ کو منصورہ میں واقع جماعتِ اسلامی پاکستان کے مرکزی دفتر کا مطالعاتی دورہ کروایا گیا، جہاں انہیں تنظیمی اور دعوتی سرگرمیوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ اسی طرح طلبہ نے اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان کے مرکز اچھرہ کا دورہ بھی کیا، جہاں جمعیت کے ذمہ داران نے طلبہ کو طلبہ تنظیم کی تاریخ، مقاصد اور تعلیمی و تربیتی کردار سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں کیمپ کے شرکاء کو الخدمت فاؤنڈیشن پاکستان کے مختلف فلاحی منصوبوں کے بارے میں بھی بریفنگ دی گئی اور انہیں بتایا گیا کہ یہ ادارہ ملک بھر میں انسانیت کی خدمت کے لیے کس طرح سرگرم عمل ہے۔

تین روزہ کیمپ کے دوران مختلف مقامات پر ماہرینِ تعلیم اور دینی و سماجی شخصیات کے تربیتی لیکچرز بھی منعقد ہوئے، جن میں طلبہ کی کردار سازی، قیادت کی صلاحیتوں کی نشوونما اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کے موضوعات پر گفتگو کی گئی۔

غزالی پریمیئر کالج کے طلبہ کی بھرپور شرکت

میری قربانی

Activity book on Hajj & Qurban

لبیک اللھم لبیک

غزالی سکولوں میں قربانی کی اصل حقیقت اور فلسفہ قربانی کو سمجھنے کی کاوش

موقع کی مناسبت سے غزالی کے منتخب تعلیمی اداروں (غزالی پریمئر سکول ملتان، مرزا ورکاں، 343 چک ٹوبہ ٹیک سنگھ، چک 267 جھنگ، محلہ عالم خیل میانوالی، کامرہ ضلع اٹک، برھان ضلع اٹک، کروڑ ضلع لیہ، اور غزالی سکول آف ایکسی لینس ضلع میانوالی) میں تیسری جماعت کے طلبہ و طالبات کے لیے خصوصی ایکٹویٹی بک **"میری قربانی"** فراہم کی گئی ہے۔ اس سرگرمی پر مبنی ورک بک کا مقصد بچوں کو قربانی کی اصل حقیقت، روح اور اس کے عملی پیغام سے روشناس کرانا ہے۔

طلبہ نے اس ایکٹویٹی بک میں شامل مختلف سرگرمیوں، سوالات اور عملی مشقوں کے ذریعے قربانی کے مفہوم کو نہ صرف سمجھا بلکہ اس کے پس منظر میں موجود ایثار، اطاعت اور اللہ کی رضا کے جذبے کو بھی جانا۔ اساتذہ کی رہنمائی میں بچوں نے دلچسپی کے ساتھ سرگرمیوں میں حصہ لیا اور اپنے خیالات بھی تحریر کیے۔

سکول اساتذہ کے مطابق اس طرح کی سرگرمی پر مبنی تعلیم بچوں میں دینی شعور پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی فکری اور تخلیقی صلاحیتوں کو بھی اجاگر کرتی ہے۔ طلبہ نے اس ورک بک کے ذریعے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کے واقعے سے سبق حاصل کیا اور اپنی عملی زندگی میں ایثار اور فرمانبرداری کے جذبے کو اپنانے کے عزم کا اظہار کیا۔

زیرِ انتظام

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

گرما کی چھٹیوں میں طلبہ و طالبات کے لیے سر گرمیوں کا مجموعہ

غزالی
سمر پیک

دلچسپ سر گرمیوں پر مبنی ورک بکس برائے
جماعت پلے گروپ تا پنجم

سمر پیک پلے گروپ، نرسری، پریپ

(صفحات: 64، قیمت: 230 روپے)

سمر پیک جماعت اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم

(صفحات: 128، قیمت: 300 روپے)

سمر پیک حاصل کرنے کے لیے درج ذیل موبائل نمبر پر رابطہ کیجیے: 03015333238